26184 ـ وقف کرنےوالے شخص نے وقف میں حرام شرط لگائی کیا ہم اس شرط کو پورا کریں ؟

سوال

میں اس وقت یورپ میں مقیم ہوں اور تعلیم مکمل کرنے کے بعد اپنے ملك مغرب واپس جانے کی نیت ہے، وہاں ہمارا ایك گھر ہے جو میرے والد کی ملکیت ہے، میرا والد سرطان کا مریض ہے اور یہ بیماری شدت اختیار کر چکی ہے، وہ محسوس کرتا ہے کہ اس کا آخری وقت قریب آچکا ہے، وہ صدقہ جاریہ کرنا چاہتا ہے.
میرا خاندان صوفی مکتب فکر سے تعلق رکھتا تھا، اورابھی تك بعض افراد صوفی مسلك سے منسلك ہیں، میرے والد کا خیال ہے کہ جب لوگوں کو ہمارے گھر میں صوفی طریقہ پر اللہ تعالی کا ذکر کرنے کی اجازت دی جائے تو اس سے اسے بہتری حاصل ہوتی ہے، اور وہ چاہتا ہے کہ میں بھی اس سے وعدہ کروں کہ اس کی موت کے بعد اس کام کو جاری رکھوں گی.
میں اپنے والد صاحب کو کیسے مطمئن کروں کہ یہ سب کچھ بدعات میں شامل ہوتا ہے؟
اور اگر وہ مطمئن نہ ہو تو کیا میرے لیے وعدہ خلافی کرنی جائز ہے، کہ میں ان لوگوں کو اپنے گھر میں آنے سے منع کر دوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اس میں کوئی شك و شبہ نہیں کہ صدقہ جاریہ فوت شدہ شخص کے باقی رہنے والے اعمال صالحہ میں شمار ہوتا ہے، اور مرنے کے بعد بھی اسے اس کا اجروثواب حاصل ہوتا رہتا ہے، اور اسی لیے شریعت اسلامیہ نے اس کی رغبت بھی دلائی ہے.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے سارے اعمال اس سے منقطع ہو جاتے ہیں، صرف تین قسم کے اعمال ہیں جو جاری رہتے ہیں، صدقہ جاریہ، یا نفع مند علم، یا نیك اور صالح اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے"

صحیح مسلم شریف حدیث نمبر (1631).

لیکن افسوس کا مقام ہے کہ شرعی صدقہ جاریہ کے اختیار میں بعض اوقات انسان کو توفیق نہیں ہوتی کہ وہ ایسا کام اختیار کرے جس اجروثواب اس کی موت کے بعد بھی جاری رہے، ان غلط کاموں میں بعض لوگ یہ کرتےہیں کہ ایسی رباط اور عمارتیں بنا دیتے ہیں جہاں پر ذکر و اذکار کی محفلیں اس طریقہ پر سجائی جاتی ہیں جو طریقہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں، بلکہ ایسے طریقے اپنائے جاتے ہیں جو شریعت اسلامیہ سے متصادم ہوتے ہیں، اورتوحید کے اعتبار سے اس میں ایسے کلمات ادا کیے جاتے ہیں جو نواقص توحید ہوتے ہیں، جن میں اولیاء اللہ کے بارہ علم غیب کا دعوی کیا جاتا ہے، اور یہ اولیاء جہان میں حکمرانی کرتے ہیں، اور انبیاء علیہم السلام بھی (نعوذ باللہ) ان اولیاء کے تابع ہیں، (یعنی قطب اور ابدال وغیرہ کے)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

مجمل طور پر یہ ہے کہ:

علماء کرام میں کوئی اختلاف نہیں کہ جس نے نماز، یا روزہ، یا قرات، یا غیری شرعی جہاد پر وقف کیا تو اس کا وقف صحیح نہیں ہو گا، بلکہ اسے اس عمل اور اس میں خرچ کرنے سے منع کیا جائے گا.

دیکھیں: مجموع فتاوی (31 / 37).

اور ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

وقف صرف اللہ تعالی کا قرب حاصل کرنےاور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری میں ہی کیا جا سکتا ہے، لھذا کسی درگاہ اور دربار اور قبر کے لیے وقف کرنا اور وہاں چراغ جلانا ان کی تعظیم کرنا، ان کے لیے نذرونیاز دینا، اور وہاں عرس اور میلے لگانا، اور ان میلوں و عرسوں میں شرکت کرنا، اور اللہ تعالی کے علاوہ ان درباروں اور قبروں کی عبادت کرنا، اور اللہ تعالی کے علاوہ بت بنا لینا، یہ سب کچھ غلط اور خلاف شریعت کام ہیں، جن میں اسلام کے آئمہ کرام اور ان کے پیرو کاروں میں سے کسی نے بھی اختلاف نہیں کیا.

دیکھیں: زاد المعاد (3 / 507).

اب رہا کہ آپ کے والد کس طرح اور کونسے طریقہ سے مطمئن ہونگے، تو یہ ان کے حالات پر منحصر ہے، اور اس تصوف و صوفیت کے ساتھ وہ کس قدر مطمئن ہے، اور اس نے اسے کس قدر اپنے اندر سمیٹا ہوا ہے، اس کے پاس کیا دلائل ہیں، اور علم کتنا ہے.

ہم سوال کرنے والی بہن کو نصیحت کرتے ہیں کہ جب وہ اپنے والد سے بات چیت کرے تو ان سب امور جو اوپر بیان کیے گئے ہیں ان کا خیال رکھے، اور حتی الوسع نرم رویہ اختیار کرنے کی کوشش کرے، اور اس کے ساتھ ساتھ اس کا کوئی قریبی تلاش کریں جس کے پاس کتاب وسنت کا علم ہو، جس کے ذریعہ آپ کے والد کو اس بدعتی وقف کو ترک کرنے پر مطمئن کیا جاسکے، اور اس کی وصیت بھی کی جائے.

اگر آپ اپنے والد کو اس وصیت اور بدعتی وقف ترک کرنے پر مطمئن کرنے کے لیے یہ سارے امکانات بروئے کار لائیں تو اس عورت کے لیے اس کی شرط پر موافقت کا اظہار کرنا جائز ہے، لیکن اسے پورا کرنا لازم نہیں، بلکہ اس پر واجب ہے کہ وہ والد کی وفات کے بعد اپنے گھر میں ایسا کام کرنے سے منع کرے، اور وفات سے قبل بھی اگر روکنے کی استطاعت ہو تو روکنا واجب ہے، کیونکہ جس نے بھی کوئی حرام شرط رکھی تو اس شرط کو پورا کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں رکھتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں، جو شرط بھی کتاب اللہ میں نہیں تو وہ شرط باطل ہے، اگرچہ وہ ایک سو شرطیں بھی کیوں نہ ہوں، اللہ تعالی کا فیصلہ حق ہے، اور اللہ تعالی کی شرط زیادہ پختہ ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2579) صحیح مسلم حدیث نمبر (1504)

واللہ اعلم .